اپنی بلا دوسرے کے سر

ایک لومڑی جنگل میں سیر کو نکلی۔ وہ اس وقت کسی سوچ میں تھی۔ پیر رکھتی کہیں تھی، پڑتا کہیں تھا۔

راستے میں ایک کنواں آیا اور وہ بے خیالی میں دھڑام سے اس میں جا گری۔ اب تو وہ بڑی گھبرائی۔ بہت اُچھل کُودی۔ مگر باہر نہ نکل سکی۔ آخر جب اُچھل کُود

کے تھک گئی تو سوچا کہ میں خود باہر نہیں نکل سکتی۔ کوئی دوسرا ہی نکالے تو نکالے۔

اتنے میں ایک بکرا ادھر سے گزرا اور وہ کنویں میں جھانکنے لگا۔ جب اس میں لومڑی کو دیکھا تو بولا:

''سلام بہن لومڑی، یہاں کیا کر رہی ہو؟''

لومڑی نے سوچا کہ لو، بگڑی بات بن گئی۔ بھولے بھالے بکرے کو دھوکا دے کر کام نکالنا چاہیے۔ اس نے مسکرا کر کہا ''بھیا بکرے، کیا پوچھتے ہو۔ مزے سے بیٹھے ہیں۔ یہاں تو بس ٹھنڈ ہی ٹھنڈ ہے۔''

بکرے نے کہا: ''او ہو! یہ بات ہے۔ بھئی، میں بہت خوش ہوا۔ چین لو اور مزے اڑاؤ۔''

یہ کہہ کر وہ الٹے پاؤں پھرنے لگا۔ اس پر لومڑی نے کہا: واہ واہ۔ کیا گھاس ہے۔

بکرے نے پوچھا ''یہاں گھاس بھی ہے؟ کیا تم گھاس کھاتی ہو؟''

لومڑی نے جواب دیا ''نہیں بھائی، میں گھاس نہیں کھایا کرتی۔ مگر یہ گھاس ایسی مزے دار ہے کہ میرے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے۔''

بکرے نے خوش ہو کر کہا ''تم بڑی اچھی ہو۔ تھوڑی گھاس میں بھی کھانا چاہتا ہوں۔'' یہ کہہ کر بکرا کنویں میں کُود گیا۔ اس کے کُودنے کی دیر تھی کہ لومڑی جھٹ چھلانگ مار اس کی پیٹھ پر جا بیٹھی اور وہاں سے جو اچھلی تو کنویں کے باہر تھی۔

اب تو لومڑی بولی ''بھائی بکرے، مزے سے گھاس کھاؤ، اور جتنی جی چاہیے کھاؤ۔ لو ہم تو جاتے ہیں۔ سلام۔''

اتنا کہہ کر لومڑی نے اپنی راہ لی اور بکرا وہیں کنویں میں پڑا ممیاتا رہا۔